بہ فضل وکرم تاجدار اہلسنت شہزادہ اعلیحضرت حضور مفتی اعظم ہند

الشاہ مولانا مصطفیٰ رضا خاں نوری بریلوی رحمۃ اللہ علیہ

ZAFRULISLAM

ظفر الاسلام

مصنف مداح الحبیب مولانا محمد جمیل الرحمن رضوی قادری برکاتی رحمۃ اللہ علیہ

شائع کردہ رضا اکیڈمی ممبئی ۱۳۰ علی عمر اسٹریٹ بمبئی ۳

ظفر الاسلام

یہ رسالہ ہدایت مقالہ وہابیہ دیوبندیہ کا کچا چٹھا کھولنے والا ، حق و باطل کو میزانِ ایمان میں تولنے والا ، با انصاف کو سچّا سُنّی صحیح العقیدہ بنانے والا مذہبِ حق کا سبق پڑھانے والا مسمّٰے باسم تاریخی "ظفر الاسلام".

ہدیہ : نذر بارگاہِ غریب نوازؒ
(مفت)

تعداد : دو ہزار

نام کتاب : ظفر الاسلام

مصنّف : مدّاح الحبیب مولانا محمد جمیل الرحمٰن
قادری برکاتی رحمۃ اللہ علیہ

سنہ اشاعت جدید : سنہ ۱۹۸۷ء

شائع کردہ : رضا اکیڈمی بمبئی ۳

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مسلمانو! غنیمت سمجھو اہل و عیال و احباب کو پڑھاؤ حق و باطل میں تمیز کرو

ایک مذہب اہلسنت

کے سوا جملہ مذاہب باطل و مردود ہیں

واللہ یھدی من یشاء الی صراط مستقیم

ایک سُنّی اُستاد اپنے سعید شاگرد پر منافقین زمانہ وہابیہ دیوبندیہ کی پوری حالت کا انکشاف مع ثبوت کے فرما کر عقائدِ اہلِ سنّت کی تعلیم دیتا ہے۔

اُستاد - پیارے شاگردو! دین بڑی دولت ہے جس کے پاس یہ نہیں وہ دونوں جہان میں ذلیل ہے۔ تم ہمیشہ پکّے سُنّی رہنا اور آجکل کے بدمذہبوں گندم نما جو فروشوں سے سخت نفرت رکھنا۔

شاگرد - حضرت۔ بدمذہب کون لوگ ہیں۔ کیا سنّیوں کے سوا اور بھی کچھ فرقے ہیں؟

استاد - ہاں اب بہت فرقے نکل پڑے ہیں جو اپنے آپ کو مسلمان کہتے ہیں مگر سخت بدمذہب ہیں اور بہت سے تو کفر کی حد تک پہنچ چکے ہیں جیسے وہابی۔ غیر مقلد۔ رافضی۔ نیچری۔ قادیانی۔

شاگرد - حضرت یہ تو فرمائیں وہابی کس کو کہتے ہیں اور ہندوستان میں کہاں سے آئے؟

RAZA ACADEMY
26, Kambekar Street,
BOMBAY-400 003.

استاد - نجد میں ایک شخص محمد ابن عبدالوہاب ۱۲۰۵ھ میں ہوا جس
نے حرمِ مکہ کو اصطبل ٹھہرایا اور علما و سادات کے بچوں تک کے خونوں سے
زمینِ حرم کو تر کیا۔ صحابہ و اہلبیت و شہدا کے مزارات اور گنبدوں کو
توڑ کر پامال کیا اور علما بلکہ جملہ مسلمانانِ حرمین طیبین کو مشرک بتا کر
ان کا قتل واجب ٹھہرایا۔ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے
روضۂ انور کا نام صنم اکبر یعنی سب سے بڑا بُت رکھا۔ اُس
خبیث مردود کے معتقدوں کو وہابی کہتے ہیں۔ اُس شیطان نے
ایک کتاب لکھی تھی جس کا نام کتاب التوحید رکھا تھا جب
یہ کتاب مولوی اسمٰعیل دہلوی کے ہاتھ لگی تو انھوں نے اس کا خلاصہ
اُردو زبان میں لکھا جس کا نام تقویت الایمان رکھا جس میں
رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کو دل کھول کر گالیاں دیں۔ پھر
دوسری کتاب فارسی میں لکھی جس کا نام صراط مستقیم رکھا۔
چنانچہ اسمٰعیل دہلوی کو کابل کے سچے پکے مسلمانوں نے قتل کر کے
اس کے اصلی ٹھکانے پر پہنچا دیا۔ اس کی کتابوں اور نجدی عقائد کا
ترکہ بعض دیو بندی لوگوں نے پایا۔ ان دیو بندیوں کا ایک امام مولوی
قاسم نانوتوی تھا جس نے مدرسہ دیو بند کی بنیاد ڈالی اور وہ نبی
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے خاتم النبیین ہونے کا منکر ہوا حضور کی مثل
چھ نبی اور طبقات زمین میں مانے اور اس مضمون میں ایک رسالہ
تحذیر الناس لکھا جس کا رد اُس وقت کے علمائے اہلسنت نے تحریر
فرمایا اور زبانی مباحثوں میں بھی اس کو علمائے اہلسنت سے شکست نصیب
ہوئی وللہ الحمد پھر مولوی رشید احمد گنگوہی اُچھلے۔ ان جناب نے تو
اللہ تعالیٰ پر جھوٹ بولنے کی تہمت لگائی امام الطائفہ اسمٰعیل دہلوی نے تو امکان
کذب ہی مانا تھا یعنی خدا کا جھوٹا ہونا ممکن ہے۔ خدا جھوٹ بول سکتا ہے مگر

پدر اگر نتواند پسر تمام کند۔ ان جناب نے اپنے فتوے میں صاف لکھ دیا کہ بلکہ وقوع کذب کے معنی درست ہو گئے یعنی بپناہ بخدا اللہ عزوجل سے کذب واقع ہو لیا وہ جھوٹ بول چکا۔ ولا حول ولا قوۃ الا باللہ۔

اور حبیب خدا علیہ الصلاۃ والثنا کے متعلق تو کوئی دقیقہ اہانت اور بدگوئی میں اٹھا نہ رکھا۔ ان کے چند یہ رسالے ہیں: فتاوی میلاد وعرس۔ فتاوی رشیدیہ ہر دو جلد اور براہین قاطعہ یہ رسالہ اپنے ایک خاص شاگرد خلیل احمد انبیٹھی کے نام سے طبع کرا کے خود اس کی تصدیق کی جو ان شناعتوں خباثتوں سفاہتوں سے لبریز ہیں۔ محمود حسن دیوبندی شاگرد رشید گنگوہی ان کے بعد اُچھلے۔ جنھوں نے اللہ تعالیٰ کو جاہل شرابی زانی وغیرہ وغیرہ سب مانا اور اپنے استاد رشید احمد گنگوہی کو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا مثل ونظیر ثانی تحریر کیا اور اس فرقے میں شیخ الہند ومشرک پرست بنے۔ مرتے وقت جو اُن کی حالت ہوئی خدا مسلمانوں کو اس سے محفوظ رکھے۔ پھر ان سب کے نتیجے میاں اشرف علی تھانوی ابھرے۔ انہوں نے علم رسول کو کُتّے سُوّر کے علم سے ملایا۔ دیکھو ان کی حفظ الایمان نیز بہشتی زیور کے گیارہ حصے لکھے جس کے پہلے اور چھٹے حصے میں تو نہایت کفریات بکے اور بہت زہر اُگلا یہاں تک کہ مقصد حاصل ہوا اور مرید کو نئے کلمے: لا الہ الا اللہ اشرفعلی رسول اللہ اور جدید درود اللّٰھم صل علی سیدنا ونبینا اشرفعلی پڑھنے کی اجازت دے دی۔ اب وہابیت کا ہیڈ کوارٹر ہندوستان میں دیوبند ہے اور جہاں کہیں ان کے معتقدین و مریدین ہیں وہ سب دیوبند کی شاخیں ہیں۔ اب سب سے آسان وہابی کی پہچان اور علامت یہ ہے کہ جو کوئی ان ذکر کردہ شدہ دیوبندیوں کو اپنا پیشوا یا عالم دین وصالح ومتقی مانے یا ان کی یا ان کے مریدین ومعتقدین

کی کتابوں کو اچھا جانے وہ وہابی ہے۔

شاگرد۔ حضرت اگر اجازت ہو تو بندہ اپنے اطمینان قلبی اور معلومات کے لئے کچھ ذرا تفصیل سے دریافت کرے۔

استاد۔ بیشک ضرور تحقیق کرو تاکہ عقیدہ درست و مضبوط ہو کیونکہ دین و مذہب کی سچائی کا دارو مدار عقائد صحیحہ اہلسنت و جماعت پر ہے۔

شاگرد۔ کیا اللہ تعالیٰ جھوٹ بول سکتا ہے یا مثل اس کے بُرے کام کر سکتا ہے۔ مسلمان کا اس بارے میں کیا عقیدہ ہونا چاہیئے۔

استاد۔ استغفراللہ۔ اللہ تعالیٰ جھوٹ۔ زنا۔ چوری۔ شراب خواری ظلم وغیرہ تمام عیبوں اور برائیوں سے پاک ہے اور جو شخص اللہ سبحانہ، وتعالیٰ کی طرف کسی عیب کو نسبت کرے یا جھوٹ وغیرہ کسی بُرائی کو اللہ کے لئے ممکن بتائے یا امکان کا شبہ بھی کرے تو یقیناً کافر و مرتد ہے۔ یہ عقیدہ ہر اہلسنت والجماعت کا۔ مگر وہابی فرقہ اس کے خلاف ہے جیسا امام الوہابیہ اسمٰعیل دہلوی نے رسالہ یکروزی ص ۱۴۵ میں یہ لکھ دیا کہ ہم نہیں مانتے کہ اللہ کا جھوٹ بولنا محال ہے۔ یوں ہی رشید احمد گنگوہی نے براہین قاطعہ ص ٦ میں لکھا کہ امکان کذب کا مسئلہ تو اب کسی نے جدید نہیں نکالا۔ بلکہ قدماء میں اختلاف ہے۔ یوں ہی محمود حسن دیوبندی نے ضمیمہ اخبار نظام الملک مراد باد ۲۵ اگست ۱۸۸۹ء میں لکھا کہ چوری شراب خوری جہل و ظلم سے معارضہ کم فہمی ہے۔ معلوم ہوتا ہے غلام دستگیر کے نزدیک خدا کی قدرت بندہ سے زائد ہونا ضرور نہیں حالانکہ یہ کلیہ ہے کہ جو مقدور العبد ہے مقدور اللہ ہے۔

(انتہی بلفظہٖ)

شاگرد۔ کیا۔ جو ہوا اور جو ہو رہا ہے اور جو ہوگا ان تمام غیبوں کا علم اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو عطا فرمایا یعنی نبی کریم

علیہ الصلاۃ والتسلیم کیا عالم ماکان و مایکون ہیں؟

استاد۔ بیشک اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب کو جو ہوا اور جو ہو رہا ہے اور جو ہوگا تمام غیبوں کا علم دیا ہے مگر ہاں وہابی فرقہ اس کا سخت منکر ہے۔ دیکھو تقویۃ الایمان مطبوعہ مطبع مجتبائی دہلی صفحہ ۲۵ پر (فتوائے دیوبند) یہ جو کہتے ہیں کہ علم غیب بجمیع اشیاء (یعنی تمام چیزوں کا) آنحضرت کو ذاتی نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ کا عطا کیا ہوا ہے سو محض باطل اور خرافات میں سے ہے (انتہی بلفظہ)۔ پھر دیکھو تقویۃ الایمان صـ۱۹ جو کچھ اللہ اپنے بندوں سے معاملہ کرے گا خواہ دنیا میں خواہ قبر خواہ آخرت میں سو اس کی حقیقت کسی کو معلوم نہیں، نہ نبی کو نہ ولی کو نہ اپنا حال نہ دوسرے کا (انتہی بلفظہ)۔ پھر دیکھو بہشتی زیور حصہ اوّل مصنفہ اشرف علی تھانوی صفحہ ۴۶ کسی کو دُور سے پکارنا اور یہ سمجھنا کہ اس کو خبر ہو گئی (کفر و شرک ہے)۔ نیز دیکھو فتاوے رشیدیہ جلد اول مصنفہ گنگوہی صفحہ ۱۲۳ علم غیب کسی تاویل سے کسی دوسرے کے لئے ثابت کرنا ایہام شرک سے خالی نہیں۔ (انتہی بلفظہ)

شاگرد۔ حضرت میں نے سُنا ہے کہ وہابیہ حضور کے علم سے شیطان کا علم زیادہ مانتے ہیں۔

استاد۔ ہاں وہابی کہتے ہیں کہ علم محیط زمین کا شیطان لعین کے لئے تو نص سے ثابت ہے اور حبیب خدا کے لئے علم ماننے کو خلاف نصوص قطعیہ اور شرک بتاتے ہیں۔ لہذا وہابی شیطان کے علم کو علمِ رسول سے زیادہ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا علم شیطان کے علم سے کم مانتے ہیں دیکھو عبارت براہین قاطعہ مصدقہ گنگوہی صفحہ ۵۱ شیطان و ملک الموت کا حال دیکھ کر علم محیط زمین کا فخر

عالم کو خلاف نصوص قطعیہ کے بلا دلیل محض قیاس فاسدہ سے ثابت کرنا شرک نہیں تو کونسا ایمان کا حصّہ ہے شیطان و ملک الموت کو یہ وسعت نص سے ثابت ہوئی۔ فخر عالم کے علم کی کونسی نص قطعی ہے کہ جس سے تمام نصوص کو رد کرکے ایک شرک ثابت کرتا ہے۔ (انتہی بلفظہٖ)

شاگرد۔ حضرت میرے ایک دوست عبدالرسول کہتے تھے کہ وہابی حضور کے علمِ غیب کو کتّے اور سور وغیرہ کے علوم سے ملاتے ہیں۔

استاد۔ ہاں میاں عبدالرسول سلمہٗ نے تم سے سچ کہا بے شک اس وقت کے وہابیوں کے گرو گھنٹال اشرف علی تھانوی نے اپنی کتاب حفظ الایمان صفحہ ۷ پر صاف لکھ دیا کہ جیسا علم غیب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے مانا جائے ایسا علم غیب تو ہر بچہ ہر پاگل بلکہ تمام جیوانوں چوپاؤں گائے۔ بیل۔ گدھے۔ کتّے۔ سوروں کے لئے بھی حاصل ہے۔ رسول اللہ کی کیا تخصیص ہے۔ دیکھو عبارت۔ آپ کی ذات مقدسہ پر علم غیب کا حکم کیا جانا اگر بقول زید صحیح ہو تو دریافت طلب یہ امر ہے کہ اس غیب سے مراد بعض غیب ہے یا کُل غیب ۔اگر بعض علوم غیبیہ مراد ہیں تو اس میں حضور کی کیا تخصیص ہے ایسا علم غیب تو زید و عمرو بلکہ ہر صبی و مجنوں بلکہ جمیع حیوانات و بہائم کے لئے بھی حاصل ہے۔

شاگرد۔ کیا وہابی شفاعت و حمایت حضور کے منکر ہیں؟

استاد۔ ہاں وہابی منکرِ شفاعت و حمایت ہیں۔ دیکھو تقویۃ الایمان صفحہ ۵ میں صاف لکھ دیا اللہ صاحب نے کسی کو عالم میں تصرف کرنے کی قدرت نہیں دی اور کوئی حمایت نہیں کرسکتا۔ پھر صفحہ ۶ پر اس سے بھی صاف لکھ دیا کوئی فرشتہ اور آدمی

غلامی سے زیادہ رتبہ نہیں رکھتا اور ہر کوئی اس معاملے میں اس کے رو برو اکیلا حاضر ہوگا، کوئی کسی کا وکیل حمایتی بننے والا نہیں ہے۔ پھر صفحہ ۲۰ پر اور بھی صاف لکھ دیا کہ جو کوئی کسی مخلوق کو عالم میں تصرف کرنا ثابت کرے اور اپنا وکیل سمجھ کر اس کو مانے سو اس پر اب شرک ثابت ہو جاتا ہے گو کہ اللہ کے برابر نہ سمجھے اور اللہ کے مقابلے کی طاقت اس کو نہ ثابت کرے۔ پھر صفحہ ۲۶ پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر تہمت رکھتے ہوئے شفاعت کا صاف انکار کر دیا کہ پیغمبر نے اپنی بیٹی تک کو کان کھول کر سنا دیا کہ اللہ کے یہاں کا معاملہ میرے اختیار سے باہر ہے۔ وہاں میں کسی کی حمایت نہیں کر سکتا اور کسی کا وکیل نہیں بن سکتا۔

شاگرد۔ کیا انبیا اللہ تعالیٰ کے پیارے ہیں اور ان کے ملنے سے خدا ملتا ہے اور ان کی معرفت سے قربِ الٰہی حاصل ہوتا ہے؟

استاد۔ بیشک یہ اہلسنت کا ایمان ہے مگر وہابی فرقہ اس کا منکر ہے۔ چنانچہ تقویۃ الایمان صفحہ ۴ میں لکھ دیا کہ انبیا، اولیا اللہ کے پیارے ہیں۔ ان کے ملنے سے خدا ملتا ہے اور جتنا ہم ان کو جانتے ہیں اللہ سے قرب حاصل ہوتا ہے سب خرافات ہے۔

شاگرد۔ حضرت کیا عبدالنبی اور عبدالرسول۔ نبی بخش۔ علی بخش۔ حسین بخش۔ امام بخش۔ پیر بخش۔ غلام محی الدین غلام معین الدین نام رکھنا جائز نہیں؟

استاد۔ مسلمانوں کے یہاں تو ہمیشہ سے یہ نام رکھنا جائز بلکہ

خوب ہیں اور عرب و عجم میں ان ناموں کے لاکھوں مسلمان ہوئے اور موجود ہیں۔ ہاں وہابیہ دیوبندیہ کے نزدیک یہ نام رکھنے والا کافر و مشرک و مردود ہے دیکھو عبارت تقویۃ الایمان صفحہ ۴۔ علی بخش۔ پیر بخش۔ عبدالنبی۔ غلام محی الدین۔ غلام معین الدین نام رکھنا شرک ہے۔ پھر دیکھو عبارت صفحہ ۳۵۔ نبی بخش۔ علی بخش۔ امام بخش نام رکھنے والا مردود ہے (انتہی ملخصاً) پھر دیکھو عبارت بہشتی زیور حصہ اول صفحہ ۴۶۔ (سرخی یہ ہے کہ کفر و شرک کی باتوں کا بیان) علی بخش۔ حسین بخش۔ عبدالنبی وغیرہ نام رکھنا (کفر و شرک ہے)

شاگرد۔ کیا اللہ کے سوا کسی کو ماننا جائز نہیں؟

استاد۔ بالکل غلط۔ رسول کو رسول اور قرآن کو کلام اللہ اور اصحاب کو اصحاب اور آل کو آل اور غوث کو غوث اور پیر کو پیر ماننا چاہیئے وعلیٰ ہذا القیاس۔ ہاں وہابیوں نے کلمہ میں یہ اختصار کی صورت نکال لی ہے یعنی لا الٰہ الا اللہ بس ہے محمد رسول اللہ کا ماننا بے کار بلکہ خبط ہے۔ دیکھو عبارت تقویۃ الایمان صفحہ ۷۔ اوروں کو ماننا محض خبط ہے۔ صفحہ ۱۳ اللہ کے سوا کسی کو نہ مان۔

شاگرد۔ بعض لوگ کہتے ہیں کہ وہابیہ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ کے یہاں چمار سے بھی ذلیل بتایا ہے۔

استاد۔ بیشک وہابیہ نے ایسا ہی لکھا ہے اور عزت والے حبیب کو (معاذ اللہ) چمار سے ذلیل بتایا ہے۔ دیکھو عبارت تقویۃ الایمان صفحہ ۱۰۔ ہر مخلوق بڑا ہو یا چھوٹا (اس میں انبیا اولیا سب ہی آگئے) اللہ کی شان کے آگے چمار سے بھی ذلیل ہے۔

شاگرد - کیا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو مختارِ کُل ماننا چاہیے؟
استاد - بیشک رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم مختارِ کُل ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے ان کو اختیاراتِ کلی عطا فرمائے ہیں لیکن فرقہ وہابیہ اس سے سخت جلتا ہے۔ دیکھو تقویۃ الایمان صٓ۲۹ جس کا نام محمد یا علی ہے وہ کسی چیز کے مختار نہیں یعنی یہ کچھ اختیار نہیں دئے گئے۔
شاگرد - وہابی فرقہ اللہ کے لئے تو علمِ غیب ضرور مانتا ہوگا؟
استاد - ہاں مانتا تو ہے لیکن ہر وقت نہیں بلکہ یوں مانتا ہے کہ اللہ تعالیٰ جاہل رہتا ہے مگر جب چاہتا ہے غیب کو دریافت کر لیتا ہے دیکھو عبارت تقویۃ الایمان صفحہ ۱۵۔ غیب کا دریافت کرنا اپنے اختیار میں ہو کہ جب چاہے کر لیجئے یہ اللہ صاحب ہی کی شان ہے۔
شاگرد - کیا انبیا اولیا مر کر مٹی میں رل جاتے ہیں؟
استاد - (نعوذ باللہ) یہ ملعون عقیدہ کسی مسلمان کا نہیں ہو سکتا۔ بیشک انبیا اولیا علما یہاں تک کہ شہدا مرتے نہیں، بلکہ يَنْقَلِبُوْنَ مِنْ دَارٍ اِلٰی دَارٍ یعنی ایک مکان سے دوسرے مکان میں چلے جاتے ہیں ان کے تصرفات کرامات کمالات جس طرح کہ اس عالم میں تھے وہاں سے بھی بدستور جاری و باقی بلکہ اکثر کے اعلیٰ واتم و اکمل ہو جاتے ہیں۔ قرآن کریم صاف صاف شہیدوں کو زندہ فرما کر بتاتا ہے کہ وہ رزق دے جاتے ہیں۔ جب حبیب کریم کے غلاموں کو یہ شرف حاصل ہے تو انبیا و رسل اور پھر سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم کا کیا پوچھنا۔ روئے زمین کے تمام مسلمانوں کا یہ عقیدہ ہے کہ بیشک حضور حیات النبی ہیں اور ان کے صدقے میں اولیا علما و شہدا بھی زندہ ہیں ان کو حیات ابدی ملتی

ہے۔ خود حدیث میں ارشاد ہوا اِنَّ اللّٰہَ حَرَّمَ عَلَی الْاَرْضِ اَنْ تَاْکُلَ اَجْسَادَ الْاَنْبِیَاءِ ۔ اللہ عزوجل نے زمین پر اجسام انبیاء کرام کا کھانا حرام فرما دیا ہے بلکہ حدیث سے یہ فضیلت طاعون سے شہید اور اس کے موذن کے لئے، جو شخص بوجہ اللہ اذان کہتا ہو ثابت ہے۔ ہاں فرقہ ملعونہ وہابیہ نجدیہ دیوبندیہ ہی کو خدا کی مار ہے کہ وہ محبوب خدا کو مرکر مٹی میں ملنے والا کہتا ہے اور اس ملعون قول کے کہنے کی تہمت خود حضور پر لگاتا ہے کہ دیکھو تقویۃ الایمان صہ۴ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں بھی ایک دن مرکر مٹی میں ملنے والا ہوں۔

شاگرد ۔ کیا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اپنا بڑا بھائی سمجھنا چاہیئے؟

استاد ۔ نعوذ باللہ۔ تمھاری اور سارے جہاں کی عزتیں اور تمام مخلوق کی ماؤں اور باپوں اور بھائیوں کے مرتبے اگر ایک جگہ جمع کئے جائیں تو حضور کی عزت کے برابر نہیں ہوسکتے۔ مسلمانوں کا تو یہ عقیدہ ہے کہ ؎

نسبت خود بسگت کردم وبس منفعلم
زانکہ نسبت بسگ کوئے تو شد بے ادبی

ہماری حالت تو یہ ہے کہ خود کو ان کے کتے کے ساتھ بھی نسبت کرنا بے ادبی جانتے ہیں لیکن وہابی فرقہ واقعی ایسا بیباک بے ادب گستاخ گمراہ شقی ہے جو حبیب خدا کے ساتھ دعویٰ ہمسری کرتا اور ان کو بڑا بھائی ٹھہرا کر خود حضور کا چھوٹا بھائی بنتا ہے جیسا تقویۃ الایمان صہ۴۳ میں لکھ دیا کہ انبیا اولیا امام امام زادے پیر شہید جتنے اللہ کے مقرب بندے ہیں وہ سب انسان ہی ہیں اور بندے عاجز اور ہمارے بھائی مگر اللہ نے ان کو بڑائی دی وہ بڑے بھائی ہوئے (انتہی بلفظہ) بلکہ یہ ملعون فرقہ تو انبیا و اولیا کو بے خبر اور نادان مانتا ہے۔ دیکھو تقویۃ الایمان صہ۱۸۔ سب بندے بڑے ہوں یا

چھوٹے بے خبر ہیں اور نادان۔ بلکہ یہ جہنمی گروہ تو انبیا و اولیا کو ناکارہ بکتا ہے۔ دیکھو تقویۃ الایمان ص ۲۰ اللہ کے زبردست ہوتے ایسے عاجز لوگوں کو پکارنا کہ کچھ فائدہ اور نقصان نہیں پہنچا سکتے محض بے انصافی ہے کہ ایسے بڑے شخص کا مرتبہ ایسے ناکارے لوگوں کو ثابت کیجئے۔

شاگرد۔ حضرت یہ جو اذان میں رسول کریم علیہ الصلاۃ والتسلیم کا نامِ اقدس سنکر انگوٹھے چومتے اور درود پڑھتے ہیں اہلسنت کے یہاں درست ہے یا نہیں؟

استاد۔ ہاں نامِ اقدس سُن کر انگوٹھے چومنے میں اظہارِ تعظیم حضور ہے اور حضرت سیدنا آدم علیہ الصلاۃ والسلام اور پھر حضرت خلیفۂ اول امیر المومنین صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی سنّتِ کریمہ ہے نیز مشائخ کرام اور علمائے عظام نے اس عمل کے فوائد عظیمہ میں سے ایک نفیس فائدہ بتایا ہے کہ اس کے عامل کو آنکھوں کی شکایت نہ ہوگی اور بصارت میں ترقی ہوگی اور اندھا نہ ہوگا۔ عرب و عجم کے تمام مسلمان اس کے عامل رہے اور رہیں اور اہلسنت کو ہمیشہ اس کا عامل رہنا چاہیئے مگر فرقہ ملعونہ وہابیہ اس کا سخت منکر اور دشمن ہے۔ چنانچہ سرغنۂ طائفۂ دیوبندیت جناب اشرف علی تھانوی اپنے فتاوے امدادیہ میں اس عملِ سنت کے منکر ہوئے جس کا رد کابل اعلیٰ حضرت امام سنت فاضل بریلوی قدس سرہٗ نے ایک رسالہ نهج السّلامه فی حکمِ تقبیل الابهامین فی الاقامه لافامه میں تحریر فرمایا۔

ابھی زمانہ موجودہ کے ایک خفیہ غیر مقلد سرّی وہابی مولوی عبدالشکور لکھنوی ایڈیٹر النجم نے اس فعل سنت کو بدعت سیئہ لکھ کر ترک کرنے پر بہت زور دیا ہے دیکھو علم الفقہ جلد دوم صفحہ ۲۴ مطبوعہ عمدۃ المطابع لکھنؤ سنہ ۱۳۳۰ھ (۱۰) اقامت میں نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا نام سنکر انگوٹھوں کو چومنا بدعت سیئہ ہے کسی حدیث سے ثابت نہیں۔ اور اذان میں بھی کسی

صحیح حدیث سے ثابت نہیں ہوتا۔ (انتہی بلفظہ) اس کے حاشیہ پر لکھا۔ بعض احادیث اس مضمون کی وارد ہوئی ہیں کہ اذان میں نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ و سلم کا نام گرامی سنکر انگوٹھوں کو چومنا چاہیئے مگر کوئی حدیث ان میں جلیل القدر محدثین کے نزدیک صحت کو نہیں پہنچی سب ضعیف ہیں۔ آخر میں صاف لکھ دیا کہ اس کا ترک کرنا بہتر ہے۔ (انتہی)

شاگرد۔ حضرت! غیر مُقلّد اور وہابی میں کس قدر فرق ہے؟

استاد۔ غیر مقلدین اور وہابیہ آپس میں چھوٹے بڑے بھائی ہیں عقائد ان کے اور اُن کے ایک ہی ہیں صرف ظاہراً قدرے فرق ہے یہ کہ وہابیہ حنفی بنتے ہیں آمین بالجہر ور رفع یدین نہیں کرتے۔ ہاتھ زیر ناف باندھتے ہیں اور غیر مقلدین عامل بالحدیث بن کر خود کو اہل حدیث کہتے ہیں آمین بالجہر پکارتے پکارتے رفع یدین کرتے سینے پر ہاتھ باندھتے ہیں۔ مجتہدین اربعہ یعنی چاروں اماموں سے نہایت نفرت رکھتے اور تقلید شخصی کو حرام بتاتے ہیں بلکہ اکثر غیر مقلدین تو ہمارے امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو گالیاں دیتے ہیں بلکہ بعض ان کو کفر و شرک کا داغ لگاتے ہیں غرضکہ دیوبندی وہابی غیر مقلدین کو اپنا بھائی مانتے اور ان کے پیچھے نماز پڑھنا بلاکراہت جائز بتاتے ہیں۔ چنانچہ دیکھو فتاوے رشیدیہ جلد اول صفحہ ۶ مصنفہ رشید احمد گنگوہی غیر مقلد سے تعصب اچھا نہیں کیونکہ وہ عامل بالحدیث ہے۔ اگرچہ نفسانیت سے کرتا ہے۔ پھر دیکھو فتاوے رشیدیہ صفحہ ۲۱ عقائد میں مقلد اور غیر مقلد سب متحد ہیں اعمال میں اختلاف ہے نیز دیکھو غیر مقلدین کے سی۔ آئی۔ ڈی جناب عبدالشکور لکھنوی ایڈیٹر النجم کا رسالہ علم الفقہ جلد دوم صفحہ ۹۲ یہی حکم غیر مقلدین کے پیچھے نماز پڑھنے کا ہے یعنی مقلد کی نماز ان کے پیچھے بلاکراہت درست ہے خواہ وہ مقتدی کے مذہب کی رعایت کریں یا نہ کریں پھر اسی کے حاشیے پر لکھا ہمارے زمانے کے بعض متعصب مقلدین غیر مقلدین کے پیچھے نماز نہیں

پڑھتے یہاں تک کہ اگر کسی امام کو بلند آواز سے آمین کہتے ہوئے سنا یا سینے پر ہاتھ باندھتے ہوئے دیکھا تو اپنی نماز کا اعادہ کر لیتے ہیں۔ میری ناقص فہم میں یہ تعصب نہایت بُرا ہے اور غالباً جو شریعت کے مقاصد سے واقف ہے اس فعل قبیح کو جس سے امت میں افتراق پیدا ہو جائز نہ رکھے گا۔ ہاں اگر کوئی غیر مقلد ہمارے امام صاحب کو بُرا کہتا ہو تو وہ ایک مسلمان کی غیبت کرنے سے فاسق ہو جائے گا اس صورت میں اس کے پیچھے نماز مکروہ ہوگی مگر جائز پھر بھی رہے گی۔ (انتہی بلفظہ)

شاگرد۔ کیا محفل میلاد شریف اور اس میں قیام کرنے میں ثواب ہے۔ کرنا چاہیئے یا نہیں۔

استاد۔ محفل میلاد شریف ادب و تعظیم و ذوق و شوق سے ہمیشہ کرنا چاہیئے اس میں بکثرت ثواب اور بزرگان دین نے اس کے بڑے بڑے فوائد دیکھے اور بیان کئے ہیں اور قیام کرنا اس میں مستحب و مستحسن ہے۔ یہی سبب ہے کہ حرمین طیبین و مصر و شام و یمن اور جمیع بلاد اسلام میں اس عمل خیر کو ہر تقریب شادی و غمی میں بجالاتے ہیں خود مہاجر مکہ حاجی امداد اللہ صاحب اپنے رسالہ "فیصلہ ہفت مسئلہ" میں صاف لکھ گئے کہ محفل میلاد شریف میں شریک ہوتا ہوں اور قیام بھی کرتا ہوں اور قیام میں لطف و لذت پاتا ہوں۔ لیکن وہابی دیوبندیوں نے اس عمل خیر پر کفر و شرک کے دریا بہائے اور تمام زمین پر کسی مسلمان کو یہاں تک کہ خود اپنے پیر جی صاحب موصوف کو بھی کافر و مشرک و بدعتی ناری جہنمی بنائے بغیر نہ چھوڑا۔ چنانچہ دیکھو تقویۃ الایمان صفحہ ۵٦ و ۵۷ ربیع الاول میں محفل ترتیب دینے والا اور قیام کرنے والا (مسلمان نہیں) پھر دیکھو فتاوے رشیدیہ جلد اول مصنفہ گنگوہی صفحہ ۵ پر مجلس مولود شریف اگرچہ کوئی امر غیر مشروع اس میں نہ ہو وہ بھی اس وقت میں ناجائز ہے۔ (انتہی بلفظہ)

پھر دیکھو یہی فتاوے رشیدیہ صفحہ ۷۳ شاہ ولی اللہ صاحب نے جو فیوض الحرمین میں مولد النبی کی حاضری لکھی ہے وہ کچھ اہتمام سے نہ تھی۔ نہ وہاں شیرینی نہ چراغ نہ کچھ اور تھا (انتہی بلفظہ)۔ پھر دیکھو فتاوے رشیدیہ جلد دوم صفحہ ۱۴۵ مجلس مولود شریف جس میں روایات موضوعہ کا ذبہ نہ ہوں اس میں بھی شرکت منع ہے اس پہ اور سخت ضلالت وخباثت یہ ظاہر کی کہ مجلس میلاد کو جنم کنہیا بتایا۔ لو دیکھو فتاوے میلاد مصنف رشیدیہ احمد گنگوہی طبع باراول صفحہ ۱۴ یہ ہر روز اعادہٗ ولادت تو مثل ہنود کے ہے کہ سانگ کنہیّا کی ولادت کا ہر سال کرتے ہیں۔ پھر اس سے بھی بڑھ کر ملعون کلمہ بکتا ہے کہ ہندو تو سال بھر میں ایک مرتبہ کرتے ہیں۔ یہ مسلمان وہ ہیں کہ ہر روز مولود کا سانگ بناتے ہیں (انتہی بلخصاً) یعنی محفل میلاد شریف (معاذاللہ) ہندوؤں کے سانگ اور جنم کنہیّا سے بھی بدتر ہے۔ پھر صفحہ ۱۷ میں لکھا کہ التزام مجلس میلاد بلا قیام و روشنی و تقاسیم شیرینی و قیودات لایعنی کے ضلالات سے خالی نہیں یعنی مجلس میلاد شریف اگر ایسی کی جائے کہ جس میں نہ قیام ہو نہ روشنی نہ تقسیم شیرینی نہ فضول قیدیں ہوں جب بھی گمراہی ہے۔ پھر اسی فتاوے میلاد طبع باراول کے آخر میں ایک قصیدہ بھی درج کیا جس کے چند اشعار یہ ہیں ؎

خلافِ اہلِ شریعت ہے محفلِ میلاد ۔۔۔ خلافِ اہلِ طریقت ہے محفلِ میلاد
یہ کون کہتا ہے سنت ہے محفلِ میلاد ۔۔۔ کچھ اسمیں شک نہیں بدعت ہے محفلِ میلاد
فقط ہوائے طبیعت ہے محفلِ میلاد ۔۔۔ تمہارے نفس کی شامت ہے محفلِ میلاد

فقیر ابھی نہ ہو خاموش ردِّ بدعت سے　　　　کہ مصطفیٰ کی اہانت ہے محفلِ میلاد

اس کے بعد بہشتی زیور چھٹے حصے کی بھی سیر کرو. جس میں تھانوی جی نے محفل میلاد و قیام اور فاتحہ اور تیجہ اور دسواں اور چہلم اور عید کی سویّوں اور شب برات کے حلوے اور محرم میں کھچڑے یا شربت پر نیاز و فاتحہ شہدا، سب کو بدعت اور کرنے والے کو بدعتی ناری جہنمی ٹھہرایا ہے۔ والعیاذ باللّٰہ تعالیٰ۔

نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ سوائے چند دیوبندیوں وہابیوں کے مکّہ معظمہ اور مدینہ طیّبہ اور بغداد و ترکستان و کابل و ہند وغیرہا میں جتنے مسلمان ہیں وہ سب کے سب اور نیز ان کے آبا و اجداد اور جملہ مشائخ کرام و علمائے عظام دیوبندی فتووں سے کافر مشرک بدعتی ناری جہنّمی ہوئے اور پیر جی حاجی امداد اللّٰہ صاحب مہاجر مکّہ رحمۃ اللّٰہ علیہ تو دیوبندی فتوے کی رُو سے سخت مشرک و اشد بدعتی ٹھہرے۔ ولاحول ولا قوّۃ اِلّا باللّٰہ العلی العظیم۔

شاگرد۔ کیا رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم یا حضرت غوث الثقلین رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہ کا ذکر اور خیال بُرا ہے؟

استاد۔ (نعوذ باللّٰہ) کیا بیہودہ سوال کرتے ہو۔ محبوبانِ خدا خصوصاً حضور سید الانبیا علیہ الصلاۃ والثنا کا ذکر و فکر ایمان ہے۔ خود اللّٰہ تعالیٰ نے حبیب کے ذکر کو بلند کیا اور ان پر بلا تعیین وقت و بے شمار درود بھیجنے کا ہم کو حکم دیا جس کا مقصود یہ ہے کہ تم کبھی اور کسی وقت بھی محبوب کی یاد و ذکر و فکر سے غافل نہ رہو، اپنی تمام عبادتوں کو ان کی یاد و ذکر و فکر سے زینت بخشی۔ اذان و اقامت۔ نماز۔ کلمہ وغیرہ سب میں

ان کا ذکر لازم فرمایا اور ذکر سے فکر و خیال لازم ہے۔ اولیا
نے انھیں کے ذکر و فکر سے مراتب علیا پائے ان کے نام پاک
کے اوراد پڑھ کر ترقی درجات کا شرف حاصل کیا۔ اٹھتے
بیٹھتے یا رسول اللہ کے وظیفے پڑھے اور اب بھی بحمدہ تعالیٰ
تمام مسلمان اسی پر عامل اور ذکر و فکر حبیب کے شاغل ہیں مگر
دیوبندیوں وہابیوں پر اس سے قہر کی بجلی گرتی ہے۔ دیکھو
تقویۃ الایمان صہ ۴۹۔ نام جپنا انہیں کاموں میں سے ہے کہ اللہ
تعالیٰ نے خاص اپنی تعظیم کے ٹھہرائے ہیں اور کسی سے یہ
معاملہ کرنا شرک ہے۔ پھر دیکھو بہشتی زیور حصہ اوّل
صہ ۴۶ کسی بزرگ کا نام بطور وظیفہ جپنا (کفر و شرک ہے)
اور دیکھو فتاوے رشیدیہ جلد اول صہ ۳ یا شیخ عبد القادر
جیلانی شیئاً للہ کا ورد بندہ جائز نہیں جانتا صہ ۳۲ اس وظیفے
کو ترک کر دو بندہ اچھا نہیں جانتا پھر دیکھو فتاوے رشیدیہ
جلد دوم صفحہ ۹۔ وِرد یا شیخ عبد القادر جیلانی شیئاً للہ حرام ہے
نیز تقویۃ الایمان وغیرہ میں تو تصریح کر دی گئی ہے کہ یا رسول اللہ
اور یا غوث کہنا ان سے مدد مانگنا و دہائی دینا سب کفر و شرک
اور عام وہابیوں کا یہی عقیدہ ہے۔ رہا ان محبوبانِ خدا کا
فکر و خیال و تصور تو وہ اس فرقہ ملعونہ کے نزدیک شرک۔
چنانچہ فتاوے رشیدیہ جلد اول صہ ۵ میں ہے۔ تصوّر شیخ اگر
اس میں تعظیم ہو یا شیخ کو متصرف باطن مرید سمجھے موجبِ شرک
ہے مگر دلّی والے لال گرو نے تو ایسی کہی کہ ابو جہل و ابو لہب سے
بھی ایسی نہیں کہی گئی۔ دیکھو صراط مستقیم مصنفہ اسمٰعیل دہلوی کی
فصل در نکات نماز یعنی ان باتوں کا بیان جن سے نماز میں خلل

آجائے ص۸۶ از وسوسۂ زنا خیال مجامعت زوجۂ خود بہتر ست و صرف ہمت بسوئے شیخ و امثال آں از معظمین گو جناب رسالت مآب باشند بچندیں مرتبہ بدتر از استغراق در صورت گاؤ خر خود است۔ ترجمہ (نماز میں) زنا کے وسوسے سے اپنی عورت کے ساتھ مجامعت کا خیال بہتر ہے اور پیر یا پیر کے مثل کوئی بزرگ گو جناب رسول اللہ ہی ہوں ان کا خیال کرنا اپنے بیل اور گدھے کے تصوّر میں ڈوب جانے سے بدرجہا بدتر ہے (نعوذ باللہ من ذٰلک۔) یہ ہے عقیدہ وہابیہ کا کہ معاذ اللہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا کسی بزرگ کا خیال بیل اور گدھے کے خیال میں ڈوب جانے سے کتنی ہی درجے بدتر ہے۔ الا لعنۃ اللہ علی الظّٰلمین۔

شاگرد۔ حضرت یہ تقویۃ الایمان اور صراط مستقیم تو سخت ناپاک اور گندی کتابیں نکلیں۔

استاد۔ بیشک یہ کتابیں خبیث و مردود اور ان کا لکھنے والا اور ان کو اور ان کے مصنف کو اچھا جاننے والا سب کے سب مردود و خبیث الخبیثٰت للخبیثین والخبیثون للخبیثٰت۔ دیکھو گنگوہی جی کا فتاوے میلاد ص۲۱ و ص۲۲ مولوی اسمٰعیل صاحب دہلوی عالم۔ صالح۔ مفتی۔ بدعت کے قلع قمع کرنے والے سنت کے جاری کرنے والے قرآن و حدیث پر پورا عمل کرنے والے ولی۔ شہید۔ جنتی مہبط رحمت الٰہی ہیں اور تقویۃ الایمان نہایت عمدہ کتاب ہے اگر کسی گمراہ نے اس کو بُرا کہا تو وہ ضال اضل ہے کتبہ رشید احمد گنگوہی۔ پھر دیکھو فتاوی رشیدیہ حصہ اول ص۶۴ بندہ کے نزدیک سب مسائل تقویۃ الایمان کے صحیح

جو تو ہی ہم کو نہ پوچھے تو کون پوچھے گا
بنے گا کون ہمارا ترے سوا غم خوار
رجا و خوف کی موجوں میں ہے اُمید کی ناؤ
جو تو ہی ہاتھ لگائے تو ہووے بیڑا پار

تو دہلوی۔ گنگوہی۔ تھانوی فتووں سے پیر جی اور نانوتوی جی پکّے کٹّے مشرک ٹھہرے مگر نہیں نہیں۔ پیر جی کہیں خدا ایک۔ تو سچ ہے اور جہاں بھر کے سنّی کہیں خدا ایک تو کافر ٹھہریں نانوتوی جی رسول کریم علیہ الصلاۃ والتسلیم کی ختم نبوت سے انکار کر کے چھ نبی آپ کی مثل اور مانیں تو عین اسلام اور اہلسنت اپنے آقائے نامدار مدنی تاجدار کو یکتا بے مثل و بے نظیر و خاتم النبیین مانیں تو کفر و شرک و حرام۔ اللّٰھم احفظنا من شرورھم۔

شاگرد۔ قبور سادات و علما و اولیا پر گنبد بنانا اور اس پر غلاف ڈالنا وہاں روشنی کرنا اور قبور پر پھول ڈالنا اور شیرینی و طعام سامنے رکھ کر فاتحہ دینا اور کفن میں یا قبر میں شجرہ و عہد نامہ و تبرکات بزرگانِ دین رکھنا یا کفن پر کچھ لکھنا قبور پر حافظوں کو بٹھا کر قرآن پڑھوانا اور ختم بزرگان پڑھنا جائز ہے یا نہیں؟ بس مختصراً فرما دیجئے کہ مسلمانوں کو کیا عمل کرنا چاہیئے۔

استاد۔ سادات و اولیا و علما کے مزارات پر عمارت و گنبد بنانا اور وہاں روشنی کرنا اور اس کو زینت دینا قبور پر ہار پھول ڈالنا ان بزرگوں کا عرس کرنا ان کی قبور پر چادریں (غلاف) ڈالنا اور کھانا سامنے رکھ کر قرآن پڑھنا سب کا ایصال ثواب کرنا بلا شبہ جائز ہے۔ اسی طرح میّت کی پیشانی پر بسم اللہ یا کلمہ طیبہ لکھنا یا کفن پر لکھنا اور کفن میں یا قبر کے طاق میں شجرہ و تبرکات رکھنا یقیناً جائز مفید اور صاحب قبر کے لئے وسیلۂ نجات ہے۔ یوں ہی قبروں پر قرآن خوانی اگر اس پر اُجرت نہ ٹھہرائی جائے تو بے شبہ جائز اور مستحسن ہے۔ اس سے اور ہر ذکر الٰہی و رسالت پناہی سے صاحبِ قبر

تم اب چاہو ڈباؤ یا تراؤ یا رسول اللہ

پھنسا ہے بے طرح گرداب غم میں۔ ناخدا ہوکر

مری کشتی کنارے پر لگاؤ یارسول اللہ

نیز بانی مدرسہ دیوبند جناب قاسم صاحب نانوتوی کا قصائد قاسمی دیکھیے۔

وہ لکھتے ہیں کہ ؎

ثنا کر اُس کی اگر حق سے کچھ لیا چاہے

تو اُس سے کہہ اگر اللہ سے ہے کچھ درکار

فلک پر سب سہی، پر ہے نہ ثانی احمد

زمین پہ کچھ نہ ہو پر ہے محمدی سرکار

فلک پہ عیسی و ادریس ہیں تو خیر سہی

زمیں پہ جلوہ نما ہیں محمد مختار

مدد کر اے کرم احمدی کہ تیرے سوا

نہیں ہے قاسم بیکس کا کوئی حامی کار

گُناہ کیا ہے اگر یہ کچھ گنہ کئے میں نے

تجھے شفیع کہے کون گر نہوں بدکار

یہ سُن کے آپ شفیع گناہگاراں ہیں

کئے ہیں میں نے اکھٹے گناہ کے انبار

ترے لحاظ سے اتنی تو ہو گئی تخفیف

بشر گناہ کریں اور ملائک استغفار

یہ ہے اجابتِ حق کو تری دُعا کا لحاظ

قضائے مبرم و مشروط کی سُنیں نہ پُکار

اگر جواب دیا بیکسوں کو تُو نے کبھی

تو کوئی اتنا نہیں۔ جو کرے کچھ استفسار

حصہ اول صفحہ ۴۶ کسی کو دور سے پکارنا اور یہ سمجھنا کہ اس کو خبر ہوگئی اور کسی سے مرادیں مانگنا اور کسی نام کی منّت ماننا اور کسی کی دہائی دینا (کفر و شرک ہے) پھر دیکھو تقویۃ الایمان صـ ۹ غریب نواز کوئی نہیں۔ اولیا کی پھٹکار کسی کو نہیں ہوتی نذر و نیاز نہ کرو یہ سب شرک کی باتیں۔ پھر دیکھو تقویۃ الایمان صـ ۲۰ جو کوئی کسی مخلوق کو عالم میں تصرف ثابت کرے اور اپنا وکیل سمجھ کر اس کو ملنے سواب اس پر شرک ثابت ہو جاتا ہے۔ گو کہ اللہ کے برابر نہ سمجھے اور اس کے مقابلے کی طاقت اس کو نہ ثابت کرے۔ اب دیکھو فتاوےٰ رشیدیہ جلد اول صـ ۸۸ یا محمد مصطفےٰ فریاد ہے۔ یا رسول کبریا فریاد ہے۔ ایسے اشعار بایں خیال کہ حضور فریاد رس ہیں شرک ہے۔ طرفہ تماشا یہ کہ وہابیہ دیوبندیہ جن کو اپنا مرشد بتاتے ہیں یعنی حاجی امداد اللہ صاحب مہاجر مکہ علیہ الرحمۃ۔ وہ اپنی مطبوعہ کلیات میں قصیدہ نعتیہ تحریر فرماتے ہیں جس کے بعض اشعار یہ ہیں ؎

ذرا چہرے سے پردے کو اٹھاؤ یا رسول اللہ
مجھے دیدار ٹک اپنا دکھاؤ یا رسول اللہ

شفیعِ عاصیاں ہو تم وسیلہ بیکساں ہو تم
تمہیں چھوڑ اب کہاں جاؤں بتاؤ یا رسول اللہ

لگے گا جوش کھانے خود بخود دریائے بخشائش
کہ جب حرف شفاعت لب پہ لاؤ یا رسول اللہ

یقیں ہو جائے گا کفار کو بھی اپنی بخشش کا
جو میدان شفاعت میں تم آؤ یا رسول اللہ

اگرچہ نیک ہوں یا بد تمہارا ہو چکا ہوں میں
تم اب چاہو ہنساؤ یا رُلاؤ یا رسول اللہ

جہازِ اُمت کا حق نے کر دیا ہے آپ کے ہاتھوں

ہیں۔ یہ وہی رشید احمد گنگوہی ہیں۔ جنھوں نے رسول کریم علیہ الصلاۃ والتسلیم کو علمائے مدرسہ دیوبند کا شاگرد بتایا۔ چنانچہ دیکھو۔ براہین قاطعہ مصدقہ گنگوہی صفحہ ۲۲ ایک صالح (یعنی پرہیزگار) فخر عالم علیہ السلام کی زیارت سے خواب میں مشرف ہوئے تو آپ کو اردو میں کلام کرتے دیکھ کر پوچھا کہ آپ تو عربی ہیں آپ کو یہ زبان کہاں سے آگئی۔ آپ نے فرمایا کہ جب سے علمائے مدرسہ دیوبند سے ہمارا معاملہ ہوا ہم کو یہ زبان آگئی۔ سبحان اللہ اس سے رتبہ اس مدرسے کا عنداللہ ظاہر ہوگیا۔

شاگرد۔ اولیائے کرام کا عرس کرنا کیسا ہے اور اس میں جانے کے لئے کیا حکم ہے اور انبیاء و اولیا سے مدد مانگنا اور ان سے فریاد کرنا اور دور سے پکارنا کیسا ہے؟

استاد۔ اولیائے کرام کا عرس بہت خوب اور مفید اور معمولِ مشائخ کرام رہا اور ہے۔ اس میں صاحبِ عرس سے حصولِ برکات کے لئے حاضری خوش نصیبی سعادت و موجب فلاح دنیا و آخرت ہے یوں ہی محبوبان خدا سے مدد مانگنا دنیا بھر میں کوئی مسلمان جاہل سا جاہل بھی یہ سمجھ کر نہیں مانگتا کہ وہ فاعل حقیقی مستقل بالذات ہیں بلکہ ہر مسلمان اللہ کا محبوب مقبول برگزیدہ سمجھ کر مانگتا ہے اور اس کی خوبی سے کوئی انکار نہیں کر سکتا مگر وہی جس کے دل میں محبوبانِ حق سے عداوت بھری ہو۔ جیسے دیوبندی وہابی کہ ان کے یہاں عرس کرنا حرام اس میں جانا حرام مزارات محبوبان حق کی زیارت کو جانا نادرست۔ انبیا و اولیا سے مدد مانگنا کفر و شرک ان کو پکارنا اور ان کی دہائی دینا شرک چنانچہ دیکھو تقویۃ الایمان صفحہ ۱۴۹ مکن پور۔ اجمیر۔ بہرائچ۔ بغداد۔ کربلا۔ نجف اشرف کو صرف قبروں کی زیارت کو سفر کر کے جانا درست نہیں۔ پھر دیکھو بہشتی زیور

کو انس حاصل ہوتا دل بہلتا وحشت دُور ہوتی ہے اور ختم بزرگانِ قادریہ ونقشبندیہ وچشتیہ پڑھنا جیسا مشائخ کرام کا معمول رہا اور ہے بیشک جائز اور حل مشکلات کے لئے نفیس موثر عمل ہے۔ ہاں خاندان نجدی میں یہ سب کفر وشرک وبدعت ہے۔ دیکھو تقویۃ الایمان صـ۵۶ و بہشتی زیور حصہ اول صـ۴۶ وحصہ دوم صـ۷۶ اور زمانۂ حال کے ایک نئے گٹھل وہابی اُلٹے استرے سے دین پاک کی حجامت کرنے والے میاں کفایت اللہ دہلوی کی کتاب تعلیم الاسلام حـ۴ کہ ان کتب ملعونہ میں ان تمام امور مستحبہ و مستحسنہ کو بدعت وکفر وشرک وحرام لکھا ہے نیز فتاوے رشیدیہ جلد ۱۲ صفحہ ۱۰۱ دیکھو فاتحہ کھانے یا شیرینی پر پڑھنا بدعت ضلالہ ہے ہرگز نہ کرنا چاہیئے۔ نیز انہیں گنگوہی جی نے براہین قاطعہ میں فاتحہ پڑھنے کو وید پڑھنا بتایا ہے۔ اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو ان شیاطین وہابیہ دیوبندیہ سے ہمیشہ محفوظ رکھے۔

شاگرد۔ حضرت گیارہویں کسے کہتے ہیں اور اس کا کرنا اور وہ نیاز کی شیرینی یا طعام کھانا کیسا ہے؟

استاد۔ حضور پیران پیر دستگیر فریاد رس حاجت روا سیدنا محی الدین شیخ عبد القادر جیلانی غوث الوریٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی فاتحہ کو عرف میں گیارہویں شریف کہتے ہیں۔ جملہ خاص وعام اہل اسلام میں رائج ومعمول مشائخ کرام ہے۔ بزرگوں نے اس عمل کے بہت فوائد بتائے ہیں لہذا ہمیشہ کرنا چاہیئے اور نیاز کی شیرینی وطعام عمدہ تبرک ہے ادب وتعظیم سے لینا اور کھانا چاہیئے۔ ہاں فرقۂ روافض اور اس کا بھائی فرقہ وہابی اس کا سخت دشمن ہے۔ ان شیاطین کے نزدیک یاغوث کہنا شرک وکفر اور نیاز غوث اعظم حرام بلکہ نیاز کی چیز کھانے سے دل مُردہ ہو جاتا ہے دیکھو فتاوی رشیدیہ جلد دوم صـ۶۲ گیارہویں کی نیاز کی چیز کھانے سے دل مردہ ہو جاتا ہے (ملخصاً) مگر کوا کھانے سے دل مردہ ہو نہ سیاہ، بلکہ کھانا ثواب دیکھو فتاوی رشیدیہ جلد دوم صفحہ ۱۷۹ جہاں زاغ معروفہ نہ کھایا جاتا ہو وہاں کھانا ثواب ہے (بلفظہ)

کوا ۱۲ مشہور ۱۲

عجیب بات ہے کوّا کھائے تو ثواب ہو اور حضور غوث الثقلین کی نیاز کی چیز کھائے تو دل مردہ ہو۔ دیکھو یہ ہے وہابیہ دیوبندیہ کی حرام خوری۔ حرام غلیظ خوار کوّے کے اہل دیوبندی اور نفیس طیب تبرک کے اہل حضرات اہلسنت وللّٰہ الحمد۔

ہمچو بلبل دوستی گل گزیں　　تا شوی با خرمن گل ہمنشیں
زاغ چوں مردار راشد ہم نفس　　یار او مردار خواہد بود وبس

شاگرد۔ کیا یہ وہابی جُدا جُدا عقیدے کفریات کے ایجاد کرتے ہیں۔

استاد۔ ہاں ہر ایک اپنی جدت طبع سے نئے نئے کفریات تراشتا ہے اور عداوت محبوبانِ حق میں ایک دوسرے پر سبقت لے جانا چاہتا ہے۔ چنانچہ محمود حسن دیوبندی نے گنگوہی کے مرکر مٹی میں ملنے پر مرثیہ لکھا، اس میں خود موسیٰ بن کر اس کی قبر کے ڈھیر کو طور ٹھہرایا۔ دیکھو مرثیہ گنگوہی صـ۱۷ **شعر**

تمہاری تُربتِ انور کو دیکر طور سے تشبیہ
کہوں ہوں بار بار ارنی مِری دیکھی بھی نادانی

پھر گنگوہی کے کالے بندوں کو یوسف ثانی قرار دیا۔ صـ۱۱ **شعر**

قبولیت اسے کہتے ہیں مقبول ایسے ہوتے ہیں
عبیدِ سود کا اُن کے لقب ہے یوسف ثانی

عبید جمع عبد کی بمعنی بندے اور سود جمع اسود کی بمعنی کالے۔ واہ ری وہابیت دیوبندیت۔ خوب دیوبندی کی شرح کی۔ یعنی گنگوہی دیو کے کالے کالے بدشکل دوسیاہ بندے تو یوسف ثانی ہیں اور حبیب خدا سید الانبیا علیہ الصلاۃ والثنا کے ستھرے پاکیزہ نورانی بندے بدعتی کافر مشرک۔ یہ لو آگے بڑھ کر اور ترقی کی۔ گنگوہی جی کو حضور بانی اسلام خیر الانام علیہ الصلاۃ والسّلام کا ثانی بنا دیا۔ دیکھو مرثیہ **شعر**

زباں پر اہل اہوا کے ہے کیوں اعل ہبل شاید
اٹھا عالم سے کوئی بانئ اسلام کا ثانی

تھانہ بھون میں حسد کا شعلہ بھڑکا

یعنی جب اشرف علی تھانوی نے دیکھا کہ نبوت و رسالت تو میں چاہتا تھا مگر اس احمق نے اسے گنگوہی کو پھٹا دیا فوراً توڑ کیا اور کتاب مسماۃ بسط البنان لکھ کر اس میں یہ اعلان کر دیا کہ ع

باخدا داریم کار و باخلائق کار نیست

یعنی ہمیں صرف خدا ہی سے کام ہے خلائق سے کچھ کام نہیں۔ ظاہر ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور آل اصحاب و اولیا و مشائخ سب ہی خلائق میں آگئے تو تھانوی جی نے ان سب سے اپنا کوئی علاقہ نہ مانا۔ واقعی یہ کیسی کھلی تقلید و تعمیل ہے، امام الوہابیہ اسمٰعیل دہلوی کی۔ وہ پہلے ہی حکم لگا یا گیا تھا کہ اللہ کے سوا کسی کو نہ مان۔ اوروں کو ماننا محض خبط ہے تو کیا تھانوی جی کسی نبی رسول و غوث کو مان کر محض خبطی بنتے پھر مزید براں یہ کہ تھانوی جی کو آگے بڑھ کر خود نبی و رسول بننا اور کلمے میں اپنا نام داخل کرنا اور بلا تبعیت استقلالاً اپنے نام پر درود پڑھوانا تھا اس لئے اس عمارت ملعونہ کی بنیاد ایسے لفظوں سے نہ اٹھائی جاتی تو پھر اور کیا صورت تھی۔ ہاں مثل امام الطائفہ کے اردو میں ویسا صاف صاف نہ کہتا بلکہ ذرا لپیٹے ہوئے تاکہ سیف قلم اہلسنت کی ضربیں زبردست نہ پڑ جائیں اور اس مصرع کے الفاظ میں ہوا خواہانِ وہابیت کو گنجائش فضول بحث و تاویل کی باقی رہے لیکن جب آگے بڑھ کر نبوت و رسالت کے دعوے ہوئے تب تھانوی جی کے مفہوم اور اس مصرع کے معنی و مقصود کی قلعی صاف کھل گئی اور قرائن اسی پر دال ہو گئے کہ تھانوی جی صاحب بول رہے ہیں ہمیں خدا ہی سے کام ہے

رسول کریم و دیگر انبیا و رسل علیہم الصلاۃ والسلام واصحاب واہلبیت وغیرہا سے کچھ کام نہیں (مطلب و مفہوم تھانوی جی در مصرع) تھانوی جی کے حمایتی یہاں یہ کہیں گے کہ یہ مصرع تو تھانوی جی کا نہیں فلاں بزرگ کا ہے تو ان پر اعتراض ہوا۔ اوّلاً یہ جواب نہیں بلکہ تھانوی کے سر الزام لے لینا ہے ثانیاً ہر شخص کا مدعا ایک ہونا ضروری نہیں۔ ہم تو چوں کہ تھانوی جی کی تہہ تک پہنچے ہوئے ہیں لہٰذا ہم نے ان کی تہہ کی کھول دی۔ بزرگ کی طرف نسبت پر پھولنا اور قولین مسلم و کافر کا فرق بھولنا سخت بدعقلی نہیں تو اور کیا ہے۔ انبت الربیع البقل جب مسلم کہے گا مجاز ہوگا اور جب مشرک کہے گا اپنی حقیقت پر رہے گا۔ یوں ہی یہاں اگر کوئی مسلم کہے تو اس کے یہ معنی کسی طرح نہیں ہو سکتے کہ وہ خدا کے سوا اور محبّان و محبوبان خدا سے انکار کرتا اور اپنا علاقہ توڑتا ہے بلکہ یہ کہ وہ ان سے تعلق کو بھی خدا ہی سے علاقہ جانتا ہے ؎

مردانِ خدا خدا نباشند
لیکن ز خدا جُدا نباشند

اُس کا مقصود یہ ہے کہ اصل مقصود رب عزوجل ہے۔ انبیا و رسل و اولیا سے علاقہ بھی اُسی مقصود اصلی سے علاقے کے باعث ہے تو ان سے علاقہ یقیناً اس سے علاقہ ہے تو یہ معنی ہوئے کہ رب عزوجل اور اس کے مُحبّوں محبوبوں سے مجھے کام ہے باقی خلائق سے مجھے کیا کام۔ من بکار خویشم آنہا بکار خویشند اور تھانوی جی کا یہ مقصود ہرگز نہیں ہو سکتا کہ ان کے امام الطائفہ کے دھرم میں یہ شرک ہے۔ امام الطائفہ کا قول اوپر تم دیکھ چکے کہ خدا کے سوا کسی کو نہ مان۔ اوروں کا ماننا محض خبط ہے۔ تھانوی جی بھلا اسمٰعیلی دھرم پر مشرک نہ ٹھہریں گے اگر اپنا مقصود یہ بتائیں گے۔ پھر ۱۳۳۵ھ میں بڑھ بھس نے جوش دکھایا اور باکرہ کے ساتھ شادی کا ارادہ ٹھہرایا

اور ایسی باکرہ عورت کو (معاذ اللہ) ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا قرار دیا۔ دیکھو رسالہ ماہوار الامداد ماہ صفر ۱۳۳۵ھ از تھانہ بھون۔ ایک صالح کو مکشوف ہوا کہ احقر (اشرفعلی) کے گھر میں حضرت عائشہ آنے والی ہیں۔ انہوں نے مجھ سے آکر کہا کہ میرا ذہن معاً اس طرف منتقل ہوا (کہ کمسن عورت اس کے ہاتھ آئے گی) اس مناسبت سے کہ جب حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت عائشہ سے نکاح کیا تو حضور کا سن شریف پچاس سے زیادہ تھا اور حضرت عائشہ بہت کم عمر تھیں۔ وہی قصہ یہاں ہے۔ (انتہی بلفظہ) یہ تو ۱۳۳۵ھ میں دیواریں بنائی تھیں۔ پھر ۱۳۳۶ھ میں عمارت تیار ہو گئی یعنی مرید کو لا الہ الا اللہ اشرفعلی رسول اور درود اللھم صل علیٰ سیدنا ونبینا اشرفعلی کا اجازت نامہ بخش دیا۔ دیکھو رسالہ الامداد ماہ صفر ۱۳۳۶ھ صہ ۳۵۔ بس دلی مقصود پورا ہو گیا۔ یہ انتہا ہے اُس ابتدا کی جو قاسم نانوتوی نے تحذیر الناس میں کی کہ حضور کی مثل چھ نبی اور بھی ہیں اور اگر بالفرض آپ کے زمانے میں اور نبی موجود ہو تو خاتم النبین ہونے میں حضور کے کچھ فرق نہ آئے۔ نیز حضور کی خاتمیت کو مقام مدح میں ذکر کرنا صحیح نہیں کیوں کہ خاتم النبین ہوتے میں کوئی بھی بالذات فضیلت نہیں۔ دیکھو تحذیر الناس صفحہ ۳ اور صفحہ ۱۴۔

شاگرد۔ حضرت ایسے لوگوں کے کافر ہونے میں کچھ شبہ نہیں۔

استاد۔ بحمدہ تعالیٰ تم مسلمان ہو۔ عزت وعظمت محبوبان حق کی تمہارے قلب میں ہے اور اسی کا نام ایمان ہے۔

شاگرد۔ میرا اور ہر مسلمان کا ایمان صاف یہ بتاتا ہے کہ جس نے اللہ و رسول کی ادنیٰ توہین بھی کی تو وہ بلاشک کافر و مرتد ہو گیا اگرچہ کیسا ہی زاہد عابد بنتا ہو اور اس وقت ان وہابیہ دیوبندیہ کی کتابوں سے تو صاف

روشن ہوگیا کہ انھوں نے کوئی دقیقہ اللہ و رسول کی توہین کرنے میں اٹھا نہ رکھا۔ مثلاً (۱) اللہ تعالیٰ کو جھوٹا ٹھہرایا (۲) اللہ تعالیٰ کے لئے شراب خواری و جہل و زنا و ظلم وغیرہا تمام عیوب کرنا ضروری مانا (۳) نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی صفت عظیمہ علم غیب سے صاف انکار کیا (۴) حضور کے علم کو شیطان کے علم سے کم مانا (۵) حضور کے علم غیب کو جانوروں کتے سوئر وغیرہ کے علم سے ملایا (۶) شفاعت حضور سے صاف انکار کیا (۷) وہ مسلمان جن کے نام عبد النبی۔ عبد الرسول۔ غلام محی الدین۔ غلام معین الدین۔ محمد بخش۔ نبی بخش۔ علی بخش۔ حسین بخش۔ امام بخش پیر بخش ہوں ان کو کافر و مشرک بتایا مردود لکھا۔ (۸) اللہ کے سوا کسی دوسرے کو خواہ پیغمبر ہو یا قرآن یا ملائکہ ماننے کو خبط کہا (۹) مخلوق میں تمام بڑے چھوٹے جن میں انبیا و مرسلین سبھی آگئے سب کو چمار سے بھی زیادہ ذلیل مانا (۱۰) حضور کے مختار کل ہونے سے صاف انکار کیا۔ (۱۱) اللہ تعالیٰ کو کبھی عالم کبھی جاہل بتایا (۱۲) حضور کو مرکر مٹی میں ملنے والا لکھا (۱۳) اور اس خبیث قول کی تہمت حضور پر رکھی کہ خود انہوں نے ایسا فرمایا (۱۴) حضور کا مرتبہ بڑے بھائی کے برابر ٹھہرایا (۱۵) انبیا و اولیا کو عاجز۔ بے خبر۔ نادان ناکارہ کہا (۱۶) اذان میں نام اقدس سن کر انگوٹھے چومنے کو بدعت سیئہ کہا (۱۷) اس عمل مسنون کے ترک کرنے کو بہتر بتایا (۱۸) غیر مقلدین اور مقلدین کو عقائد میں متحد بتایا (۱۹) غیر مقلدین کے پیچھے نماز بلا کراہت درست ٹھہرائی (۲۰) محفل میلاد شریف اور اس میں قیام کو بدعت و حرام و کفر و شرک جنم کنہیا کا سانگ بتایا۔ (۲۱) اسی محفل اقدس کو شامت نفس۔ ہوائے طبیعت۔ مصطفےٰ کی اہانت لکھا (۲۲) محرم اور عید شب برات میں طعام یا شیرینی یا حلوے یا سوئیوں یا کھچڑے یا شربت وغیرہ پر نیاز و فاتحہ کو بدعت و ناجائز اور گمراہی بتایا۔

(۲۳) ورد نام اقدس نبوی کو شرک لکھا (۲۴) وظیفہ یا شیخ عبدالقادر جیلانی شیئاً للہ حرام بتایا (۲۵) تصور شیخ کو موجب شرک لکھا (۲۶) نماز میں حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے خیال کو (معاذ اللہ) بیل اور گدھے کے خیال سے بدتر بتایا (۲۷) تقویۃ الایمان جو سخت گندی ناپاک گمراہی و کفریات کی کتاب ہے اس کو نہایت عمدہ کتاب بتایا اور اس کے جملہ مسائل صحیح مانے (۲۸) اس کے مصنف اسمٰعیل دہلوی کو قامع بدعت۔ حامیِ سنت۔ عالم صالح مفتی۔ عامل بالقرآن وحدیث۔ ولی شہید۔ جنّتی۔ مہبط رحمت الٰہی بتایا (۲۹) حبیب خدا کو مدرسہ دیوبند کے عالموں کا شاگرد مانا (۳۰) عرس اولیا بدعت وحرام ٹھہرایا (۳۱) انبیا اولیا سے مدد مانگنے کو شرک بتایا (۳۲) یارسول اور یاغوث کہنے والوں پر حکم کفر و شرک جڑا۔ (۳۳) بغداد۔ کربلا۔ نجف اشرف۔ اجمیر۔ مکن پور وغیرہ کو مزارات اولیا کی زیارت کے لئے جانا ناجائز کہا (۳۴) اولیا کی منت ماننے کو کفر وشرک لکھا (۳۵) مزارات اولیا پر غلاف اور چادر ڈالنا حرام بتایا۔ (۳۶) حصول برکت وشفا کے لئے مزارات اولیا کی خاک بدن یا منھ پر ملنے کو فعل بد کہا۔ (۳۷) خواجہ اجمیری یا کسی بزرگ کو بھی غریب نواز کہنا شرک قرار دیا (۳۸) نذر و نیاز کو شرک کہا (۳۹) نبی کریم علیہ الصلاۃ والتسلیم سے فریاد و استغاثہ کو شرک بتایا (۴۰) یارسول کہنے کو شرک لکھا (۴۱) قبور سادات و اولیا و علما پر عمارت وگنبد بنانے کو سخت گناہ قرار دے کر گنبد رسول اور گنبد صحابہ و اہلبیت و گنبد غوث اعظم و گنبد خواجہ اجمیر اور اسی طرح تمام بزرگوں کے مقابر اور گنبدوں کو ڈھانا ثواب ٹھہرایا کیوں کہ ہر گنبد بدعت اور ہر بدعت کے مٹانے میں ثواب تو ہر گنبد کے ڈھانے میں ثواب (۴۲) کھانے پر قرآن پڑھنے کو وید جپنے کی مثل کہا (۴۳) قبر میں شجرہ وغیرہ رکھنے کو ناجائز بتایا (۴۴) حافظوں سے قبور پر قرآن

پڑھوانے کو کافر لکھا (۴۵) قبور پر پھول ڈالنے والے کو ناری ٹھہرایا (۴۶) ختم خواجگان پڑھنے والے کو کافر کہا (۴۷) کوّا کھانا ثواب بتایا (۴۸) نیاز غوث الثقلین کے طعام و شیرینی کو قلب مردہ کرنے والا لکھا (۴۹) فاتحہ کو گمراہی والی بدعت ٹھہرایا (۵۰) گنگوہی کی قبر کو مثل طور بتا کر خود مثل موسیٰ بنے (۵۱) گنگوہی کو حضور بانی اسلام خیر الانام علیہ الصلاۃ والسلام کا ثانی نظیر بے مثل ٹھہرایا (۵۲) ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی سخت توہین کی (۵۳) کلمہ طیبہ میں بجائے نام اقدس کے اپنا نام (اشرفعلی) داخل کیا (۵۴) درود شریف میں نبینا محمد کی جگہ نبینا اشرفعلی کی اجازت دی (۵۵) نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی مثل چھ نبی موجود ماننے اور ختم نبوت سے صاف منکر ہو بیٹھے۔ بس میرا ایمان تو ان اقوال ملعونہ کو دیکھتے ہوئے ان تمام وہابیہ دیوبندیہ مذکورین پر صاف صاف بلا تامل حکم کفر لگاتا ہے۔ اور یقیناً ہر مسلمان صاحب ایمان فوراً ان شیاطین کے لئے یہی کہہ دے گا کہ یہ سب کے سب گمراہ کافر مرتد ہیں اور جو ان کا مرید یا معتقد ہو یا ایسے بدمذہبوں مرتدوں کو اپنا پیشوا مقتدا عالم دین صالح متقی مانے وہ بھی انھیں کی مثل گمراہ کافر و مرتد ہے اس لئے کہ الرضا بالکفر کفر یعنی کفر کے ساتھ راضی ہونا بھی کفر ہے۔ والعیاذ باللہ تعالیٰ اب جناب اس کے متعلق ارشاد فرمائیں اور میری غلطی سے مجھے آگاہ کریں۔

استاد ۔ اللہ تعالیٰ تم کو ایمان میں یوں ہی مضبوط رکھے۔ تمہارے ایمان نے جو کچھ ان بدمذہبوں کی نسبت کہا بالکل حق و صحیح کہا مکہ معظمہ اور مدینہ منورہ کے تمام علمائے کرام حنفیہ۔ شافعیہ۔ مالکیہ۔ حنبلیہ نے بالاجماع و بالاتفاق ان وہابیہ دیوبندیہ رشید احمد گنگوہی۔ قاسم نانوتوی۔ خلیل احمد انبیٹھی۔ اشرف علی تھانوی اور ان کے مریدین و معتقدین سب پر فتویٰ کفر دے کر یہ لکھ دیا کہ من شک فی کفرہ

وعذابہ فقد کفر یعنی جو ان کے کفر و عذاب میں شک کرے وہ بھی کافر ہے۔ اب تم کو رسول کریم علیہ الصلاۃ والتسلیم کے چند احکام وارشادات سُناؤں جن پر مسلمان کو عمل اشد ضروری ہے۔ حبیب ومحبوب واقف غیوب صلی اللہ علیہ وسلم نے مدتوں پیشتر ان بدمذہبوں کے ظاہر ہونے کی خبر دی اور ان کی حالت اور شکل وصورت سب کچھ بیان کر کے ہم کو حکم فرمایا کہ اِیَّاکُمْ وَ اِیَّاھُمْ لَا یُضِلُّوْنَکُمْ وَلَا یَفْتِنُوْنَکُمْ تم ان بدمذہبوں سے دور رہنا اور انہیں اپنے سے دُور رکھنا۔ کہیں وہ تمہیں گمراہ نہ کر دیں۔ کہیں وہ تمہیں فتنے میں نہ ڈال دیں۔ لَا تُوَاکِلُوْھُمْ وَلَا تُشَارِبُوْھُمْ تم ان کے ساتھ نہ کھاؤ نہ پیو۔ وَلَا تُجَالِسُوْھُمْ نہ ان کے ساتھ بیٹھو وَلَا تُنَاکِحُوْھُمْ نہ ان کے ساتھ بیاہ شادی کرو وَلَا تُکَالِمُوْھُمْ نہ ان سے بات چیت کرو۔ وَلَا تُوَانِسُوْھُمْ نہ ان سے انس ومحبت رکھو۔ وَلَا تُصَلُّوْا مَعَھُمْ نہ ان کے ساتھ نماز پڑھو ولا تصلّوا علیھم اور نہ ان کے جنازوں پر نماز پڑھو۔ نبی کریم علیہ الصلاۃ والتسلیم فرماتے ہیں جو کسی مذہب سے اسے دشمن ٹھہرا کر منہ پھیرے اللہ تعالیٰ اس کا دل امان وایمان سے بھر دے اور جو کسی بدمذہب کی تذلیل کرے اللہ تعالیٰ جنت میں .. ا درجے اس کے بلند فرمائے اور جو کسی بدمذہب کو جھڑکے اللہ تعالیٰ اس کو بڑی گھبراہٹ کے دن امان دے اور فرماتے ہیں کہ یہ بدمذہب تمام جہاں اور جملہ چوپایوں سے بدتر اور جہنمیوں کے کتے ہیں۔ جس نے کسی بدمذہب کی تعظیم وتوقیر کی اس نے اسلام کے ڈھانے پر مدد کی۔ پس جب تم کسی بدمذہب کو دیکھو تو اس سے ترش روئی کرو۔

پس دین وایمان کی سلامتی اسی میں ہے کہ تم ان احکام نبوی وارشادات مصطفوی پر عمل کرو اور تمام بدمذہبوں وہابیہ دیوبندیہ روافض قادیانی۔ نیچریا وغیرہا سے سخت متنفر رہو اور ان کو اپنا سخت دشمن جانو ان

کے ساتھ دوستی میل جول نشست برخاست سلام و کلام کو حرام سمجھو اور ان کی کتابوں کو کفری زہر جانو۔ کتب وہابیہ دیوبندیہ مثلاً تقویۃ الایمان۔ نصیحۃ المسلمین۔ صبح کا ستارہ۔ صراط مستقیم۔ براہین قاطعہ۔ فتاوی میلاد عرس۔ حفظ الایمان۔ اصلاح الرسوم۔ بہشتی زیور۔ تحذیر الناس۔ تعلیم اسلام اور علاوہ ان کے جو رسالے اور کتابیں دیوبندیہ کے مریدین یا معتقدین کی تصانیف سے ہوں ان کو نہ خود پڑھو اور نہ بچوں اور عورتوں کو پڑھاؤ بلکہ دوسروں کو بھی ان سے سخت نفرت دلاؤ اور معتبر کتابیں مثلاً بہار شریعت و دیگر تصانیف اہلسنت خصوصاً مصنفاتِ اعلیٰ حضرت امام اہلسنت مجدد دین و ملت حامی شریعت فاضل بریلوی قدس سرہٗ مطالعہ کرو اور دوسروں کو پڑھاؤ مولیٰ تعالیٰ جل وعلا بفضل اپنے حبیب کریم علیہ الصلاۃ والتسلیم کے برادران اسلام کو وہابیہ دیوبندیہ اور نیز تمام بدمذہبوں کے شرور سے محفوظ رکھے اور ان کی ناپاک کتابوں سے اہلسنت کو بچائے اور مذہب اہلسنت پر ثابت قدم رکھے۔

وَمَا توفیقی اِلا باللہ وصلی اللہ تعالیٰ علی خیر خلقہ و نور عرشہ سیدنا محمد واٰلہ وصحبہ اجمعین۔

فقیر مداح الحبیب محمد جمیل الرحمٰن سنّی

حنفی قادری رضوی بریلوی غفرلہ الولی القوی

ہم ان حضرات کے شکر گزار ہیں کہ انہوں نے اس کتاب کو مُفت تقسیم کر کے بارگاہِ حضور خواجہ خواجگاں خواجہ غریب نواز میں نذرانہ عقیدت پیش کیا:

سید عبدالعلیم قادری	اسلم خان جمن خاں	عبدالکریم رضوی
ڈاکٹر کمال الدین	نواب بھائی رضوی	محمد اقبال عبدالغفار
صالح محمد پیپرجی	یونس محمد	ہارون سلیمان
حاجی محمد شفیع حاجی آدم	سراج دربار	ابراہیم حاجی تار محمد
عثمان کھتری	محمد اعظم رضوی	
محمد رفیق اسمٰعیل	عبدالقیوم انصاری	مولانا عطاء الرحمٰن رضوی
محمد ہارون رضوی	محمد حسین جویری	نثار بھائی
حاجی سلیمان رضوی	سلیم جویری	
محمد انور رضوی	محمد عارف داؤد	بزمِ غلامانِ رضا
محمد عباس رضوی	حاجی یعقوب رضوی	بزمِ محبانِ رضا
حاجی علی محمد	یعقوب رنگون والا	بزم اشاعتِ سنّت
عبدالقادر قاسم	عقیل بھائی	
حاجی ابراہیم بلال	عبدالرزاق نور محمد	جماعت رضا مصطفٰے
حاجی ابراہیم (سی۔آئی۔ڈی)	عبدالرزاق منہار	سُنّی رضوی سوسائٹی
رحمت اللہ بھائی رضوی	حاجی نور محمد	دعوت اسلامی
محمد سلیم نور محمد رضوی	اقبال بھائی لوہانا	بزم غلامانِ اولیا
اللہ رکھا صالح محمد	عبدالقادر حاجی محمد	حاجی احمد تیرائی
محمد سلیم حسین	عبدالقادر حاجی اسمٰعیل	محمد رفیق محمد عثمان
عبدالمجید رضوی	ابراہیم بھائی سیڈا	محمد حنیف و محمد یوسف
عمر بھائی سوریا	تار محمد خان محمد	محمد عمران رضوی
عارف مارفانی	عبدالستار گڈر	عبدالعزیز بھائی
عبداللہ بھائی مارفانی	محمد یوسف عبدالستار	عبدالمجید نصیب دار
حاجی نور محمد مارفانی	محمد یوسف رضوی	محمد قاسم و محمد رفیق
اقبال بھائی سوریا	عثمان عیسیٰ	محمد یوسف پاپا
حاجی محمد صدیق	بابا بھائی سپاری والے	محمد ذاکر